اقوال زریں

حضرت ابوبکر صدیقؓ

- ہر شے کا ایک حسن ہوتا ہے اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ فوراً کی جائے۔
- وہ لوگ بہتر نہیں، جو آخرت کے لیے دنیا کو ترک کرتے ہیں، بہتر وہ لوگ ہیں، جو دنیا اور آخرت دونوں کو حاصل کرتے ہیں۔
- گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے، مگر گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔

نئی ’سرد جنگ‘ میں چین کا اہم کردار!

صبیح احمد

دنیا

ایک بار پھر مشرقی اور مغربی طاقتوں کے مسابقتی دائروں میں تقسیم ہو چکی ہے۔ کیا یہ نئی سرد جنگ ہے یا سابقہ سرد جنگ کے بچے ہوئے حصہ کو پھر سے سرگرم کیا گیا ہے؟ جواب یہ ہے کہ تھوڑا تھوڑا دونوں ہی ہے۔ ولادیمیر پوتن کے لیے 20 دیں صدی کی سپر پاور کیلئے دشمنی کبھی ختم ہی نہیں ہوئی، حالانکہ اقتصادی اور فوجی لحاظ سے واضح طور پر فارغ ملے ہو چکا تھا اور یہ سوویت یونین نہیں تھا۔ روس کے صدر کے ازکم قومی تصور میں اس ذلت کو پلٹنے کے لیے پرعزم ہیں۔ روس اب بھی عالمی سطح پر بریٹانی کا سبب بن سکتا ہے۔ جوہری ہتھیاروں سے لیس اس ملک کی علاقائی توسیع کی بھوک کو قطعی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ بہرحال امریکہ کے ساتھ برابری کرنیلن کے لیے ایک دور کی بات ہے، لیکن چین کے لیے یقریباً ہی افق پر ایک نئی منزل ہے۔

چینی صدر نے حالیہ دنوں میں ایک اہم پیش رفت کی ہے۔ ڈی جن پنگ 20 مارچ کو روس کے 3 روزہ دورے پر گئے تھے۔ امریکہ اور ہندوستان سمیت دنیا کے تمام ممالک چینی اور روسی صدور کی حالیہ ملاقات کا سنجیدگی سے جائزہ لے رہے ہیں۔ اور اس دورے کے حوالے سے عالمی سیاست میں کئی دراڑیں پیش کیے جا رہے ہیں۔ درحقیقت روس اور چین رسمی طور پر دوست نہیں ہیں۔ یعنی اسلحہ اور رسد کے معاملے میں وہ ایک دوسرے کے تئیں پابند نہیں ہیں۔ حالانکہ گزشتہ چند سالوں میں دونوں ممالک کے درمیان قربتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اہم بات یہ ہے کہ جہاں ایک طرف یوکرین پر حملے کے بعد کئی ممالک نے روس پر پابندیاں عائد کردی ہیں، وہیں دوسری جانب چین اور روس کے درمیان قربتیں بڑھ گئی ہیں۔ یوکرین حملے کے بعد روی جن پنگ اور ولادیمیر پوتن کئی بار اپنی دوستی کا اظہار کر چکے ہیں۔ دونوں کئی بار کہہ چکے ہیں کہ ہماری دوستی کی کوئی حد نہیں۔ جن پنگ روسی صدر پوتن کو اپنا بہترین دوست قرار دے رہے ہیں۔ 2018 میں دونوں رہنما پہلی بار اکٹھا کسی فورم کے دوران ایک ساتھ چائے پیتے دیکھے گئے تھے۔ 2019 میں چینی صدر کی سنگرہ پر پوتن نے انہیں ایک خصوصی کیک اور آئس کریم کا ایک ڈبہ تحفے میں دیا تھا۔ دونوں نے یہ بتانے کی کوشش کی کہ ہماری دوستی ان تحائف اور ایک دوسرے کو دکھائے جانے والے پیاری وجہ سے بڑھ رہی ہے۔ حالانکہ روس اور چین کے درمیان شروع سے ہی خوشگوار تعلقات نہیں رہے ہیں۔ 1960 کی دہائی میں دونوں ملک ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ 1969 میں روس اور چین کے درمیان سرحدی تنازع کی وجہ سے ایشیائی جنگ کی صورتحال پیدا ہو گئی تھی۔ وسطی ایشیا طویل عرصہ سے روس کے لیے ایک اہم خطہ رہا ہے۔ حالانکہ یہ علاقہ بعد میں جغرافیائی، سیاسی اور اقتصادی نقطہ نظر سے چین کے لیے اہم ہو گیا۔ اس وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان وسطی ایشیا پر غلبہ حاصل کرنے کی دوڑ لگی رہتی ہے۔ قزاقستان اور ازبکستان جو کبھی سوویت یونین کا حصہ تھے، سلامتی کے لیے روس پر منحصر ہیں۔ وہیں چین ان ممالک میں ریلوے، ہائی وے اور پائپ لائنیں بنا رہا ہے۔ درحقیقت یہ دونوں ممالک وسطی ایشیا پر تسلط کے لیے مقابلہ آرائی کر رہے ہیں۔

دستک

بہرحال گزشتہ کچھ برسوں میں روس اور چین کے معاشی تعلقات میں بھی پیش رفت دکھائی دی ہے۔ 2014 میں روس نے کریمیا پر قبضہ کرلیا تھا۔ تب امریکی صدر براک اوباما نے روس پر کئی پابندیاں عائد کردی تھیں۔ چین نے ان پابندیوں کے دوران روس کی مدد کی تھی۔ گزشتہ سال روس نے پھر یوکرین پر حملہ کردیا۔ اس کے بعد کئی مغربی ممالک نے روس پر اقتصادی پابندیاں عائد کردیں۔ اس دوران چین نے دو سال فراہم کیا جو روس مغربی ممالک سے خریدتا تھا۔ چین نے روس کو اسمارٹ فونز، کمپیوٹر چپس اور فوج کے لیے استعمال ہونے والی اشیا کے لیے خام مال فراہم کیا۔ روس۔ یوکرین جنگ کے بعد چین اور روس کے درمیان تجارت میں بلاشبہ اضافہ ہوا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یوکرین کے ساتھ جنگ نے روس کی معیشت کو مزید خراب کر دیا ہے۔ پوتن کا بنیادی مقصد چین کے ساتھ دوستی کے ذریعہ ملکی معیشت کو فروغ دینا ہے۔ روس کے لیے چین بوجھتی ہوئی سرمایہ کاری اور کاروبار کے لیے صحیح انتخاب ہے۔ مغربی ممالک نے روس سے تیل اور قدرتی گیس کی خریداری پر پابندی لگادی ہے۔ چین نے اس بحران کے دوران توانائی خرید کر ایک طرح سے روس کی مدد کی۔ امریکہ کا کہنا ہے کہ چین نے روس کو جنگی مواد اور اسلحہ دیا۔ حالانکہ چین نے اس بھرپور کو مسترد کردیا ہے۔ ہندوستانی خارجہ پالیسی کے ماہرین بھی پوتن۔ جن پنگ ملاقات کو انتہائی سنجیدگی سے لے رہے ہیں۔ درحقیقت روس اور چین دونوں ہی ایسے ممالک ہیں جن کی امریکہ سے نوک جھونک ہوتی رہی ہے۔ اور وہ امریکہ پر ہندوستان کو بہلا پھسلا کر اپنے حق میں کرنے کے الزامات لگاتے رہے ہیں۔ روس اور چین دونوں اپنے باہمی تعلقات کو ٹوٹلسٹ پارٹنرشپ قرار دے رہے ہیں۔ اس سے ہندوستان کے سیکورٹی خدشات میں اضافہ ہوگیا ہے۔ دراصل روس کا چین کے قریب آنا ہندوستان کے سیکورٹی نظام کے لیے اچھا نہیں ہے۔ روس طویل عرصہ سے ہندوستان کو اسلحہ فراہم کرنے والا ملک رہا ہے۔ ہندوستان اور چین کے درمیان 1960 کی دہائی سے تعلقات خوشگوار نہیں رہے ہیں۔ 1962 میں چین نے ہندوستان پر حملہ کرکے لداخ کے بڑے علاقے پر قبضہ کرلیا تھا۔ اس کے بعد سے دونوں ممالک کی ہزاروں کلومیٹر طویل سرحد پر کشیدگی کی صورتحال بنی ہوئی ہے۔ 2020 میں کورونا وبا کے دوران بھی چینی فوج نے لداخ کے کئی علاقوں میں گھسنے کی کوشش کی تھی۔ اس جھڑپ کے دوران کئی ہندوستانی فوجی شہید بھی ہوگئے تھے۔ اسے لداخ کے علاقوں اور مقامات پر بھی نوک جھونک ہوئی۔ اب تک چینی افواج سرحد سے مکمل طور پر پیچھے نہیں ہٹی ہیں۔ ایسی صورتحال میں جب یوکرین کے تنازع میں روس خود کو دامن کرنے اور دیگر مغربی ممالک کے درمیان تنہا کھڑا پایا رہا ہے، چین اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔

اپنی توسیع پسندانہ پالیسی کے تحت صدر جن پنگ خود کو ایک ’عالمی رہنما‘ کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں اور ان کا راستہ فی الحال روس۔ یوکرین جنگ کے میدان سے ہو کر گزرتا ہے۔ اگر چین روس۔ یوکرین جنگ کو رکوانے کی کوشش کرتا ہے اور اسے اس کوشش میں کامیابی مل جاتی ہے تو اس سے دنیا میں چین کی امیج اور اثر میں ازنی طور پر اضافہ ہوگا۔ روس۔ یوکرین جنگ میں چین نے بظاہر غیر جانبداری دکھانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ چین نے روس کے موقف کی حمایت کی ہے اور امریکہ اور نا ٹو ممالک کو اس جنگ کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ چین چاہتا ہے کہ روس مغربی ملکوں کے ساتھ ساتھ امریکہ کا مقابلہ کرنے کے لیے اس کی حمایت کرے۔ چین کا موقف ہے کہ امریکہ اس کے بڑھتے ہوئے دبدبہ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ جن پنگ امریکہ کی مبینہ کوششوں کے خلاف کئی بار سخت موقف اختیار کر چکے ہیں۔ اس نئی سرد جنگ میں مغرب کو خطرہ کسی اور طاقت کے پلاک سے نہیں ہے، یہ پیچیدہ مسائل سے نبرد آزما ہونے والی حالیہ ملاقات عالمی سیاست میں کیا گل کھلاتی ہے۔

> چین کا موقف ہے کہ امریکہ اس کے بڑھتے ہوئے دبدبہ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ جن پنگ امریکہ کی مبینہ کوششوں کے خلاف کئی بار سخت موقف اختیار کر چکے ہیں۔ اس نئی سرد جنگ میں مغرب کو خطرہ کسی اور طاقت کے پلاک سے نہیں ہے، یہ پیچیدہ مسائل سے نبرد آزما ہونے والی حالیہ ملاقات عالمی سیاست میں کیا گل کھلاتی ہے۔

sasalika786@gmail.com

کیا راہل کی سزا سے سیاسی فائدہ اُٹھایا جائے گی کانگریس؟

ایم اے کنول جعفری

سورت

ضلع عدالت کے چیف جوڈیشل مجسٹریٹ ایچ ایچ ورما کے ذریعہ کانگریس کے سابق صدر راہل گاندھی کے خلاف ہتک عزت معاملے میں دو برس قید کی سزا اور 15 ہزار روپے کا جرمانہ عائد کرنے کی پارلیمانی رکنیت ختم کردی گئی۔ اس سے نہ صرف سیاسی ماحول میں طوفان آگیا ہے، بلکہ حزب اختلاف بھی ایک پلیٹ فارم پر آ کھڑا ہوا۔ اب گیند کانگریس کے پالے میں ہے اور اُسے طے کرنا ہے کہ وہ اسے کس طرح کھیلتی ہے؟ کانگریس کے سامنے حمایت میں آئے غیر بی جے پی جماعتوں کو ساتھ لے کر چلنے اور اگلے برس ہونے والے عام الیکشن تک اس آگ کو برقرار رکھنے کا بڑا چیلنج ہے۔ وقت یہ ہے کہ سزا اور رکنیت ختم ہونے سے راہل گاندھی کا سیاسی قد کافی بڑا ہوگیا ہے۔ معاملے کی گونج ملک کے باہر بھی سنائی دے رہی ہے۔ اخبارات میں اس معاملے کو پہلے صفحہ پر جگہ دی گئی ہے۔ واضح رہے کہ راہل گاندھی نے 2019 کی انتخابی مہم کے دوران کرناٹک کے کولار میں منعقد ریلی میں کہا تھا کہ ’سبھی چوروں کے سرنیم مودی کیوں ہیں؟‘

بی جے پی رکن اسمبلی اور گجرات کے سابق وزیر پورنیش مودی نے مذکورہ بیان پر سخت اعتراض کرتے ہوئے اسے پسماندہ طبقات (مودی برادری) کے لوگوں کی توہین و تضحیک اور بدنامی بتاتے ہوئے عدالت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اکتوبر 2021 میں سورت کی ضلع عدالت کے ذریعہ تعزیرات ہندی دفعہ 499 اور 500 کے تحت راہل گاندھی کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔ سماعت کے دوران راہل گاندھی تین مرتبہ عدالت میں حاضر ہوئے۔ 17 مارچ کو فریقین کے دلائل سننے کے بعد عدالت نے فیصلہ محفوظ کرلیا اور 23 مارچ کو راہل گاندھی کو بجرمانہ ہتک عزت کا قصوروار ٹھہراتے ہوئے سزا سنائی۔ عدالت نے فوری طور پر ضمانت دیتے ہوئے راہل گاندھی کی سزا کو ملتوی کردیا۔ عدالت نے قانونی اختیار سے قصوروار راہل گاندھی کو 30 روز کے اندر فیصلے کے خلاف اعلیٰ عدالت میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دی۔

24 مارچ کو پارلیمانی سکریٹریٹ نے عدالت کے فیصلے کے پیش نظر آئین کے آرٹیکل 102 (1-ای) کے تحت راہل گاندھی کی رکنیت منسوخ کردی۔ یہ صرف رکنیت ختم ہونے کا معاملہ نہیں ہے۔ ہتک عزت معاملے میں دو برس قید کے بعد چھ برس تک الیکشن لڑنے پر پابندی عائد ہوجاتی ہے۔ ان کے خلاف 2014 میں آر ایس ایس کے ذریعہ مہاتما گاندھی کے قتل، 2016 میں آسام کے گوہاٹی میں آر ایس ایس کی شبیہ کے نقصان، 2018 میں رانچی میں مودی چور ہے کہنے اور اسی بھگوڑا کی واقع شوذی کورٹ میں گوری شنکر قتل کو آر ایس ایس کے نظریات سے جوڑنے جیسے آئی پی سی کی دفعہ 499 اور 500 کے تحت کئی دیگر معاملے درج ہیں۔ اگر کبھی میں ایسے ہی فیصلے آتے تو راہل گاندھی کا سیاسی سفر اور زندگی متاثر ہونے کے قوی امکان ہیں۔ عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 سیکشن 8(3) کے مطابق اگر پارلیمنٹ کا کوئی ممبر کسی جرم کا مرتکب ہوتا ہے اور اسے کم سے کم دو برس قید کی سزا ہو جاتی ہے تو وہ نااہلی کا ذمہ دار ہو جاتا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ تعزیرات ہندی دفعہ 499 کے تحت قصوروار ٹھہراتے ہوئے سزا سنائی۔ عدالت نے فوری طور پر ضمانت دیتے ہوئے راہل گاندھی کی سزا کو ملتوی کردیا۔ عدالت نے قانونی اختیار سے قصوروار راہل گاندھی کو 30 روز کے اندر فیصلے کے خلاف اعلیٰ عدالت میں اپیل دائر کرنے کی اجازت دی۔

تجزیہ

عدالت سے سزا کا اعلان کرتے ہی رکنیت ختم ہوجاتی ہے۔ ڈاکٹر منموہن سنگھ سرکار نے سپریم کورٹ کے اس فیصلے کو آرڈیننس کے ذریعہ تبدیل کرنے کی کوشش کی تھی 24 ستمبر 2013 کو راہل گاندھی نے ہی آرڈیننس کو بکواس بتاتے ہوئے اسے پھاڑ کر پھینک دیا تھا۔ اس کے بعد آرڈیننس واپس لے لیا گیا۔ اگر راہل گاندھی آرڈیننس کی مخالفت نہ کرتے اور من موہن سنگھ سرکار سپریم کورٹ کے فیصلے کو بدل نہیں کامیاب ہوجاتی تو صورت حال کچھ اور ہوتی۔

عوامی نمائندے کی سزا کے بعد رکنیت ختم ہونے کا یہ پہلا معاملہ نہیں ہے۔ اس سے قبل 1951 میں کانگریس لیڈر اچاریہ جی بی مگل پر پارلیمنٹ میں پیسے لے کر سوال پوچھنے، 1976 میں ایمرجنسی کے دوران جن سنگھ کے رہنما اور ایوان بالا کے رکن پارلیمنٹ سبرامنیم سوامی کے ملک مخالف پروپیگنڈے میں شامل ہونے، 1978 میں سابق وزیراعظم اندرا گاندھی پر استحقاق کی خلاف ورزی اور توہین، عام کاز کی من ہرکارہ، اشرن کو دھکانے، اغتصال اور جھوٹے مقدموں میں پھنسانے، 2005 میں ایک ٹی وی چینل کے اسٹنگ آپریشن میں کئی جماعتوں کے 11 اراکین کو پارلیمنٹ میں سوال پوچھنے کے لیے پیسے لیتے نظر آنے، 2013 میں چارہ بدعنوانی معاملے میں لالو پرساد یادو کو عدالت کے ذریعہ پانچ سال قید کی سزا ہونے پر کانگریس کے ایوان بالا میں ایم پی قاضی رشید مسعود کو ایم پی بی پی لین سیٹ بدعنوانی معاملے میں قصوروار پانے پر بہیر پورسے بی جے پی کے ایم ایل اے اشوک کمار چندیل کو قتل کے معاملے میں 19 اپریل 2019 کو عمر قید کی سزا ہونے، باگمرسو سے ایم ایل اے کلدیپ سینگر کو 20 دسمبر 2019 کو اناؤ میں نابالغ سے جنسی زیادتی معاملے میں سزا ہونے اور رام پور کے سماج وادی پارٹی کے عمر بعد اللہ اعظم کو 15 برس پرانے معاملے میں دو برس کی سزا ہونے سے رکنیت ختم ہوئی۔ اعظم خان کو بھی اسی طرح کی سزا کا سامنا کرنا پڑا۔ راہل گاندھی کی رکنیت ختم ہونے سے گرمائی سیاست کا اثر پارلیمنٹ اور پارلیمنٹ کے باہر صاف دکھائی دے رہا ہے۔ پارلیمانی الیکشن میں ابھی ایک برس کا وقت باقی ہے۔ ابھی تک غیر بی جے پی جماعتیں کانگریس کو حزب اختلاف کی قیادت سونپنے میں دائیں بائیں ہوتی نظر آ رہی تھیں، لیکن راہل گاندھی کی رکنیت ختم ہونے کے بعد کانگریس کو غیر بی جے پی پارٹیوں کی زبردست حمایت مل رہی ہے۔ کانگریس اس فیصلہ موقع کو گنوانا نہیں چاہے گی، لیکن کیا کانگریس اس موقع کا سیاسی فائدہ اُٹھانے کی قابلیت رکھتی ہے؟ اگر ہاں تو اُسے شرد پوار، اروند کیجریوال، ممتا بنرجی، یچورا، چندر شیکھر راؤ، چندر بابو نائیڈو، نتیش کمار، اکھلیش یادو، سیتارام یچوری، ایم کے اسٹالن، اُدھو ٹھاکرے، فاروق عبداللہ، لالو پرساد یادو اور محبوبہ مفتی وغیرہ تمام لیڈران کو ساتھ لے کر چلنا ہوگا۔ اتنا ہی نہیں اُسے ’بھارت جوڑو یاترا‘ میں شامل ہونے والی غیر سیاسی و سیاسی سول سوسائٹیوں کو بھی اپنے ساتھ جوڑنا ہوگا۔ اگر کانگریس آپسی اختلافات کو پس پشت ڈال کر سب کو ایک اسٹیج پر موجود رکھنے میں کامیاب ہوجاتی ہے اور حزب اختلاف بھی دل سے موجودہ نظام کو تبدیل کرنا چاہتی ہے تو سب کو خوش ہونا ہی ہوگا۔

> راہل گاندھی کی رکنیت ختم ہونے سے گرمائی سیاست کا اثر پارلیمنٹ اور پارلیمنٹ کے باہر صاف دکھائی دے رہا ہے۔ پارلیمانی الیکشن میں ابھی ایک برس کا وقت باقی ہے۔ ابھی تک غیر بی جے پی جماعتیں کانگریس کو حزب اختلاف کی قیادت سونپنے میں دائیں بائیں ہوتی نظر آ رہی تھیں، لیکن راہل گاندھی کی رکنیت ختم ہونے کے بعد کانگریس کو غیر بی جے پی پارٹیوں کی زبردست حمایت مل رہی ہے۔ کانگریس اِس قیمتی موقع کو گنوانا نہیں چاہے گی، لیکن کیا کانگریس اس موقع کا سیاسی فائدہ اُٹھانے کی قابلیت رکھتی ہے؟

(مضمون نگار سینئر صحافی اور ادیب ہیں)

jafrikanwal785@gmail.com

روزنامہ راشٹریہ سہارا
ROZNAMA RASHTRIYA SAHARA NEW DELHI

راہل گاندھی بہانہ اپوزیشن کی صفائی نشانہ

بھارتیہ

جنتا پارٹی کی فرمدیاست کا کوئی باب ایسا نہیں ہے جو بے داغ ہو۔ عدل و انصاف، اصول ضابطوں کی پامالی، انسانی حقوق کی خلاف ورزی، مذہبی آزادی پر پابندی، اقلیتوں، دلتوں اور پسماندہ طبقات کے ساتھ دوسرے درجہ کے شہریوں جیسا سلوک، اظہار رائے پر پہرے اور آئینی جمہوریت کی ناراجی عام ہندوستانیوں کا مقدر بن چکا ہے۔ 2014 کے بعد سے اقتدار میں آنے کے بعد یہ سیاسی جماعت اپنے حریفوں اور سیاسی مخالفین کے ساتھ جو سلوک کر رہی ہے، اس کی نظیر کم از کم ہندوستان کی سیاسی تاریخ میں نہیں ملتی۔ زمانہ ایمرجنسی میں بھی خاتون آہن وزیراعظم آنجہانی اندرا گاندھی نے اپنے سیاسی حریفوں کے ساتھ وہ سلوک نہیں کیا تھا جو آج وزیراعظم نریندر مودی کی حکومت میں ہو رہا ہے۔

وائڈا کانگریس کے رکن پارلیمنٹ راہل گاندھی کو ہتک عزت کا مجرم قرار دے کر راتوں رات انہیں پارلیمنٹ بدر کردیا گیا اور اب انہیں بے گھر کیے جانے کی کارروائی بھی شروع کردی گئی ہے۔ اطلاع ہے کہ لوک سبھا سکریٹریٹ نے راہل گاندھی کو ایم پی کی حیثیت سے الاٹ کیا جانے والا بنگلہ 23 اپریل تک خالی کرنے کا نوٹس جاری کردیا ہے۔ ضابطے کے مطابق اگر راہل گاندھی چاہیں تو اس مدت میں توسیع کی درخواست بھی کرسکتے ہیں جس پر غور کرنے کیلئے لوک سبھا سکریٹریٹ پابند ہوگا۔ لیکن نوٹس موصول ہونے کے بعد راہل گاندھی نے لوک سبھا سکریٹریٹ کو تحریری جواب لکھا ہے کہ پچھلی چار میعادوں سے لوک سبھا کے منتخب رکن کے طور پر اس بنگلے سے ان کی یادیں وابستہ ہیں۔ اس کے باوجود نوٹس میں دی گئی تفصیلات کی تعمیل کریں گے۔

کانگریس کا کہنا ہے کہ گھر خالی کرنے کا نوٹس کوئی تعجب انگیز نہیں ہے، اس کا امکان اس دن پیدا ہوگیا تھا جب راہل گاندھی کو ناہل قرار دیا گیا۔ کانگریس جنرل سکریٹری کے سی وینو گوپال نے کہا کہ راہل گاندھی کو گھر کی فکر نہیں ہے۔ اس سے بھی بڑے مسائل داؤ پر لگے ہوئے ہیں۔ خود کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے پیش کش کی ہے کہ اگر راہل گاندھی بنگلہ خالی کرتے ہیں تو میں اپنا بنگلہ خالی کردوں گا۔ راہل گاندھی اپنی والدہ کے ساتھ اس میں رہ سکتے ہیں۔

یہ درست ہے کہ راہل گاندھی کیلئے گھر کی کمی نہیں ہے، ان کی ایک پکار پر لاکھوں ہندوستانی خوشی سے ان کیلئے اپنا گھر خالی کردیں گے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ راہل گاندھی کو گھر خالی کرنے کا نوٹس حکومت کی طاقت کا ناجائز استعمال اور اپوزیشن کو ختم کرنے کی کوشش ہے۔ بظاہر حکومت کا یہ قدم قانون کے دائرہ میں آتا ہے لیکن اسے وسیع تر کر کے دیکھا جائے تو اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ راہل گاندھی کو ڈرانے، دھمکانے اور نیچا دکھانے کیلئے حکومت کسی بھی سطح پر جاسکتی ہے۔ سیاسی رواداری، اخلاق، اصول، ضابطے اور قانون کی پاسداری کوئی معنی نہیں رکھتی ہے۔

اس کیس کا تسلسل زمانی (کرونولوجی) دیکھ کر یہی لگتا ہے یہ تمام کارروائی اتفاقی نہیں بلکہ کانگریس اور راہل گاندھی کے خلاف ایک منصوبہ بند عمل ہے۔ 7 فروری کو راہل گاندھی نے اڈانی۔ مودی تعلقات پر سخت تبصرہ کرتے ہوئے پارلیمنٹ میں کچھ ایسے سوالات کیے جو بی جے پی کیلئے مشکل کا سبب بن گئے، اس کے ایک ہفتہ کے بعد ہی 16 فروری کو سورت کی عدالت میں ہتک عزت کے اس مقدمہ کی سماعت شروع ہوگئی جس پر مقدمہ کے مدعی کی ہائی کورٹ سے اسٹے لے رکھا تھا۔ دلچسپ بات تو یہ بھی ہے کہ راہل گاندھی نے اپنے بیان میں جن لوگوں کا نام لیا تھا، ان میں سے کسی نے بھی ان کے خلاف مقدمہ درج نہیں کرایا۔ نیرو مودی اور للت مودی ملک سے باہر بھاگے ہوئے ہیں اور نیرو مودی ملک کے وزیراعظم ہیں، ان میں سے کسی نے بھی راہل گاندھی کے خلاف ہتک عزت کا مقدمہ نہیں دائر کیا۔ یہ مقدمہ کسی دوسرے بی پرنیش مودی نے دائر کیا تھا اور اس نے بھی ہائی کورٹ سے اسٹے لے رکھا تھا۔ پارلیمنٹ میں راہل کے سوالات کے بعد سے اچانک اس مقدمہ میں جان ڈال دی گئی اور عدالت نے تین ہفتوں میں ہی فیصلہ بھی دے دیا۔

23 مارچ کو سورت کی سیشن کورٹ نے راہل گاندھی کو 2019 میں کی گئی تقریر کیلئے ہتک عزت کا مجرم قرار دیا اور اس کے اگلے ہی دن 24 مارچ کو راہل گاندھی کو عوامی نمائندگی ایکٹ کے تحت لوک سبھا سے ناہل قرار دے دیا گیا۔ عام تاثر یہ ہے کہ سرکاری کام کاج میں کچھ وقت لگتا ہے۔ عدالتی فیصلہ آنے کے بعد بھی رہائی میں لوگوں کو کئی دنوں تک جیل میں ہی رہنا پڑتا ہے۔ فائل ایک میز سے دوسرے تک پہنچتی ہے۔ اصول و ضابطوں کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے اور اس کے بعد ہی آرڈر پاس کیا جاتا ہے۔ لیکن اس معاملے میں یہ تمام کام برق رفتار طریقے سے ہوگئے۔ راہل گاندھی کو پارلیمنٹ سے باہر کرنے کا سارا عمل ایک دن میں مکمل ہوگیا۔ 23 مارچ کی دوپہر کو مجرم ٹھہرائے جانے کے بعد وہ 24 مارچ کی دوپہر تک رکن پارلیمنٹ بنے رہے اور اس کے بعد انہیں الاٹ بنگلہ بھی خالی کرنے کا حکم دے دیا گیا۔ راہل وشمنی میں تمام زمانی فاصلے چشم زدن میں طے کر لیے گئے۔

حکومت بھلے ہی اسے قانون کے دائرہ میں کیا جانے والا عمل بتائے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ پوری کارروائی سپید پر سلک سے اپوزیشن کی آواز کو ختم کرنے کیلئے منصوبہ بند طریقے سے کی جارہی کوشش کا حصہ بن گئی ہے۔

edit2sahara@gmail.com

آئینہ

سکون و امن کیسے ہو، مٹیں یہ کیسے نفرتیں
میں سیکھ لوں حضورؐ سے تو سیکھ اپنے رام سے
بلا کی نفرتیں تھیں جس کے دل میں میرے واسطے
وہ پانی پانی ہوگیا ہے میرے اک سلام سے

جگر نوگانوی

اپوزیشن پارٹیوں کا کانگریس کو تائید

سکری!

راہل گاندھی کی پارلیمنٹ سے رکنیت کی برخاستگی کے مسئلہ پر عام آدمی پارٹی کے لیڈر چیف منسٹر دلی اروند کیجریوال، ترنمول کانگریس کی چیف منسٹر ممتا بنرجی، تلنگانہ کے وزیراعلیٰ کے سی آر سربراہ بی آر ایس، سابق وزیراعلیٰ اکھلیش یادو اور دیگر پارٹیوں کی راہل گاندھی اور کانگریس کو تائید و حمایت لائق ستائش اور خوش آئند ہے۔ یہ وقت کی شدید ضرورت تھی کہ مودی سرکار کے ظلم و ستم اور آمرانہ اقدامات کے خلاف ساری اپوزیشن جماعتوں کا اتحاد و احتجاج ہو۔ موجودہ مرکزی حکومت نے جمہوریت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے، ملک میں قانون و دستور اور ایک مذاق بن کر رہ گئے ہیں، ایجنسیوں کا ناجائز اور غلط استعمال، بے تحاشہ کرپشن، بینکوں اور سرکاری خزانوں کی لوٹ مار، لاقانونیت اور بدامنی نے ہندوستان کو کمزور و لاغر کر کے رکھ دیا ہے۔ ہندوستان کی پوری تاریخ میں ایسے سنگین و تشویشناک حالات کبھی نہیں دیکھے گئے اور نہ اپوزیشن جماعتوں کے قائدین کو خلاف ایسی بدترین انتقامی کارروائیاں کبھی دیکھنے میں آئیں۔ یہ خوبصورت ہندوستان کے چہرے پر بدنما داغ ہے۔ وقت آگیا ہے کہ اپنے سارے اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر کانگریس کی قیادت میں تمام بڑی اپوزیشن جماعتیں جٹ جائیں اور ڈٹ کر متحدہ طور پر ظالم و جابر حکومت کا مقابلہ کریں، تب ہی ملک آمریت اور تاناشاہی کے شکنجہ سے آزاد ہوگا، ورنہ بی جے پی ایک ایک کر کے سب کو ختم کردے گی۔

زکریا سلطان
دبئی، متحدہ عرب امارات

مراسلات

مراسلہ نگار کی رائے سے دیر کا متفق ہونا ضروری نہیں

راہل گاندھی کی بیباکی

سکری!

کانگریس پارٹی نے ماضی میں جو غلطیاں کی تھیں، ان کی وجہ سے اس کو نقصان اٹھانا پڑا ہے، لیکن اب راہل گاندھی اور پرینکا گاندھی کو اس کا احساس ہے اور یہ بھی احساس ہے کہ جمہوریت کے لیے آر ایس ایس بہت بڑا خطرہ ہے۔ بی جے پی اور آر ایس ایس کو بھی لگنے لگا ہے کہ راہل گاندھی کی حق گوئی کی وجہ سے اس کے خلاف ماحول بن رہا ہے، اس لیے آر ایس ایس اور بی جے پی کے لوگ مسلمانوں کے قریب ہونے کی کوشش کر رہے ہیں، فی الحال راہل گاندھی آر ایس ایس کے خلاف جس طرح سے بول رہے ہیں وہ آسان نہیں ہے، بلکہ ان کی جان کو بھی خطرہ ہے۔ چھوٹے چھوٹے عہدوں کے لیے لوگ اپنے ضمیر اور اپنا ایمان بیچ دیتے ہیں، لیکن راہل گاندھی نے ایم پی کی رکنیت ختم ہوجانے کی بھی پروا نہیں کی بلکہ کو کوتمہ رکھا۔ اس کارروائی کے بعد بھی راہل گاندھی نے آر ایس ایس کے خلاف شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ’میں سادھو کر نہیں، میں گاندھی ہوں، میں معافی نہیں مانگوں گا، چاہے میری جان چلی جائے۔ آپ بھی یہ دیکھ رہے ہیں کہ راہل گاندھی اور ان کی بہن پرینکا گاندھی یہی دونوں اس وقت عوام کی حقیقی آواز بنے ہوئے ہیں، جمہوریت کی بقا کے لیے ہر طرح کی قربانیاں دے رہے ہیں اور بڑی بیباکی سے آواز بلند کر رہے ہیں، مجھے لگتا ہے کہ لوگوں کو ذاتی مفادات سے اوپر اٹھ کر راہل گاندھی کی حمایت کرنی چاہیے اور یہ احساس دلانا چاہیے کہ سچائی کی راہ میں آپ تنہا نہیں ہیں بلکہ ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔

ڈاکٹر محمد وسیم- نئی دہلی

نوٹ: ہمارے مسلے پر شائع مضامین میں مضمون نگاروں کے ذریعہ ظاہر کی گئی آراء ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح سے ذمہ دار نہیں ہے۔

سہارا انڈیا مین کیوٹی کیشن کیلئے پرنٹر و پبلشر **ضیاء قادری** نے سہارا انڈیا مین کیوٹی کیشن پرلیس C-2,3,4 سیکٹر-11 نوئیڈا میں چھپوا کر اور 705-706 ساتویں منزل، نورتھ بلاک، 21 کے جی مارگ، نئی دہلی سے شائع کیا۔
Printed & Published by **Zia Qadri**, on behalf of **Sahara India Mass Communication** and Printed at **Sahara India Mass Communication Press**, C-2, 3, 4, Sector-11, Noida and published at **705-706, VIIth Floor, Navrang House, 21 K.G. Marg, New Delhi**
Editor & Group Editor: **Abdul Majid Nizami** (editor.nizami@gmail.com) Resident Editor: **Md. Fakhre Imam** (fmam16@gmail.com) *
ایڈیٹر اینڈ گروپ ایڈیٹر: عبدالماجد نظامی ■ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: محمد فخر امام*
For Editorial/News: rsahara1@gmail.com ■ **Advertisement (National):** ■ 9891773434, 9899452476 **Email:** adsahara@gmail.com
ٹیلی فون نمبر دلی دفتر: 011-23352369, 23352368، ٹیلی فون نمبر نوئیڈا آفس: 0120-2444755, 2598419، سرکولیشن: 0120-2598274
www.roznamasahara.com
R.N.I. No.71627/99 **Roznama Rashtriya Sahara** (New Delhi) Regd.: UP/GBD-208/2021-2023
سال: 23 شمارہ نمبر: 8489
* اس شمارہ میں شامل شائع شدہ مواد خبروں کے انتخاب اور ایڈیٹ کیلئے ذمہ دار
جمہوریت کے ہم ہندوستانی ہیں
حب الوطنی ○ فرض شناسی ○ ایثار